عابد مسعود ڈوگر

جنابِ صدر!
ان کو بے دردی سے کون کچلے گا؟

''اُمتِ مسلمہ غربت، جہالت اور مذہبی عدم برداشت کا شکار ہے۔حقیقت میں اسلام ہائی جیک ہو گیا ہے، پاکستان نے انتہاپسندی کے خلاف واضح حکمتِ عملی اپنائی، دہشت گردوں کو طاقت سے کچل دیں گے، ہمارے مدارس میں مذہب کے علاوہ کوئی مضمون نہیں پڑھایا جاتا، مساجد، مدرسوں اور پرنٹ میٹریل کے ذریعے امن و برداشت کے لیے رائے عامہ ہموار کرنے کی ضرورت ہے۔''

یہ صدر جنرل پرویز مشرف کا اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے کانووکیشن سے خطاب کا عکس ہے۔اس کانووکیشن میں ملائشیا کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر مہاتیر محمد، جنوبی افریقہ کے سابق صدر نیلسن منڈیلا اور اردن کے شہزادہ حسن بن طلال کو ان کی خدمات کے اعتراف میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹریٹ آف لاء کی اعزازی ڈگریاں عطاء کی گئیں۔انتہاپسندی، دہشت گردی ہمارے صدر صاحب کے خاص اہداف میں شامل ہیں۔ملک کی بدلتی سیاسی صورتحال میں مذہبی جماعتوں کو دیوار سے لگانے کی یہ ایک بڑی حکمتِ عملی کا حصہ ہے۔اس سے پہلے جنابِ صدر قوم سے یہ اپیل کر چکے ہیں کہ وہ مذہبی جماعتوں کو ووٹ نہ دیں اور ابھی چند روز پہلے پیپلز پارٹی کے ساتھ ڈیل کے حوالے سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ آئندہ انتخابات میں پیپلز پارٹی جیسی معتدل سیاسی جماعتیں مذہبی سیاسی جماعتوں کا راستہ روکیں۔پاکستان کے باسیوں کو یہ باور کرانے کی ہرگز ضرورت نہیں کہ ان خیالات، بیانات اور اقدامات کے نتیجے میں آئندہ الیکشن کے بعد مذہبی سیاسی جماعتوں کی سیاسی حیثیت کیا ہوگی؟ کیونکہ اس ملک میں جب بھی الیکشن ہوئے جبر کی فضا میں ہوئے۔پولنگ والے دن دس بجے سے پہلے تک پولنگ غیر جانبدارانہ ہوتی ہے۔اس کے بعد شام پانچ بجے تک آزادانہ اور پھر نتائج منصفانہ۔اس لیے یہ بتانے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے کہ موجودہ سیاسی صورتحال میں مولویوں کا جو کردار ہے آئندہ الیکشن کے بعد یقیناً نہیں ہوگا کیونکہ صدر صاحب بڑے عرصے سے بیرونی طاقتوں کی آشیرباد پر اس حوالے سے منظّم لابنگ کر رہے ہیں۔اس ملک میں اگر کبھی ''عالیہ'' اور ''عظمیٰ'' آزاد ہوتیں تو شاید ایسے خیالات کے اظہار پر قانون کی کوئی قدغن لگائی جاسکتی۔

ہمیں مذہب کے حوالے سے اور مذہبی لوگوں کے بارے میں صدر صاحب کے ارشادات پر کچھ نہیں عرض کرنا۔ہمیں آج کی اس نشست میں جنابِ صدر کی توجہ دو تین ایسے مسائل کی طرف دلانی ہے کہ اگر وہ واقعی مسائل کو بے

وردی سے ختم کرنے اور طاقت سے کچل دینے کے راستے پر چل پڑے ہیں تو چند اور چیزوں کو بھی اگر وہ اپنے اہداف میں شامل کر لیں تو شاید اس ملک میں غریب بچ جائے اور غربت ختم ہو جائے۔ مہنگائی اور کرپشن پاکستان کے ۹۵ فیصد عوام کا غیر متنازعہ مسئلہ ہے۔

۱۲/اکتوبر ۱۹۹۹ء کو اقتدار کی بساط پر جب صدرِ مملکت نے ظہور فرمایا تو پہلے کئی دنوں تک ہم بھی اس فریب کا شکار رہے کہ شاید اب اس ملک سے غربت، ناخواندگی، ناانصافی اور کرپشن کو دیس نکالا ملنے والا ہے مگر وقت گزرتا چلا گیا اور ہمارے فریب کی گرہیں کھلنے میں دیر نہیں لگی۔ سب سے پہلے جن غیر سیاسی لوگوں کو آپ نے اپنی ٹیم کا حصہ بنایا' ان کی اکثریت وابستگیوں کے حوالے سے ایک مشکوک پس منظر رکھتی تھی۔ اس کے بعد پورے ملک میں الیکشن کے ذریعے جن لوگوں کو پارلیمنٹ کے دروازے سے گزرنے کا موقع فراہم کیا گیا اور پھر ان میں سے جو لوگ اقتدار کی مسندوں پر جلوہ افروز ہوئے۔ افسوس صد افسوس! آپ کی تمام تر نیک نامی پر یہ لوگ بدترین کلنک کا ٹیکہ ثابت ہو رہے ہیں مگر چونکہ اس ملک میں پہلے دن سے ہی لیلیٰ اقتدار کے حجلہ عروسی میں داخلے کا شرف حاصل کرنے والے اپنے ضمیر کا قتل کر کے ہی اس خوبرو حسینہ کا شرف قرب حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے آج آپ کی ذات انتظامی اختیارات کے حوالے سے ایک مرکز بھی ہے اور فیصل صالح حیات جیسے لوگ آپ کی اس ٹیم کا تا حال حصہ ہیں۔ دور کی بات نہیں۔

میرے وطن کی سیاست کا حال مت پوچھ
گھری ہوئی ہے طوائف تماش بینوں میں

ہمارے پڑوسی ملک میں ترنمول کانگریس کی مشہور لیڈر ممتا بیز جی نے گزشتہ دور حکومت میں بنگال میں ہونے والے ایک معمولی ٹرین ایکسیڈنٹ کے بعد وزارت ریلوے سے استعفیٰ دے دیا تھا اور آپ کی حکومت کے لوگ ۷۰ کروڑ روپیہ بینکوں سے لے کر ہضم کر چکے ہیں۔ عدالتوں میں ان کے خلاف کیس چل رہے ہیں۔ ان کا نام وفاقی وزیر ہوتے ہوئے بھی ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل ہے۔ پہلے یہ وزارتِ داخلہ کے اہم منصب پر فائز تھے اور آج وزارت امور کشمیر اور شمالی علاقہ جات کا اہم قلمدان ان کی دستبرد میں ہے۔ آپ نے تمام اخلاقی اور قانونی تقاضوں کا گلا گھونٹ کر جس پارٹی کو اقتدار کے سنگھاسن پر بٹھایا ہے' اس کے صوبہ سندھ کے سیکرٹری جنرل پر انہیں کی جماعت کے وزیر اعلیٰ نے بارہ ارب سے زائد کی کرپشن کا الزام لگایا ہے۔ امتیاز شیخ سندھ میں وزیر مالیات تھے جنہیں وزیر اعلیٰ نے اس کرپشن کی پاداش میں ان کے منصب سے ہٹا دیا ہے لیکن وہ تا حال آپ کے تمام تر اقدامات کو قانونی جواز فراہم کرنے والی سب سے بڑی جماعت کے سندھ میں سیکرٹری جنرل ہیں۔ آپ کے طفیل اب تک پاکستان کا سب سے بڑا نقصان اخلاقی تباہی ہے۔ آپ از خود بطور سربراہ مملکت کے قوم پر مسلط ہوئے۔ وردی اتارنے کا از خود وعدہ فرمایا اور پھر خود ہی اس وعدے کو کسی بے وفا حسینہ

کے وعدے کا رنگ دے دیا۔

اس ملک کی اہم سیاسی شخصیت اور سیاسی میدان میں آپ کے تقریباً باز وہی کہنا چاہیے پر غیر قانونی طریقوں سے بینکوں سے قرضے لے کر اور پھر خود کو غریب ظاہر کر کے قرضے معاف کروا کے ہڑپ کر لینے کا الزام ہے جو کہ پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں کئی ارکان کی طرف سے لگ چکا ہے۔ جناب عمران خان نے اپنے ایک تازہ کالم میں یہ انکشاف کیا ہے کہ پنجاب بھر میں لوٹ مار میں ملوث بدنام زمانہ افراد کو محض اس لیے زکوٰۃ کمیٹیوں کا سربراہ بنایا جا رہا ہے تا کہ زکوٰۃ کے پیسے کو بلدیاتی انتخابات میں کامیابی کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ امتیاز شیخ کا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ سندھ کی کرپشن سے اگر پردہ اٹھا دیا جائے تو وہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا اسکینڈل ہوگا۔

آپ نے کراچی کے ایک گویے کو محض اس لیے کابینہ میں وزیر کی حیثیت سے شامل کیا کہ وہ ایک ٹی وی چینل پر پیش کئے جانے والے پروگرام میں آپ کا پسندیدہ کمپیئر تھا۔ یہ ایک ایسے ادارے سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے علاوہ دیگر تعلیمی اسناد حاصل کر چکے ہیں جس کی ویب سائٹ کے ہر ورق پر یہ اشتہار مسلسل گردش کر رہا ہے کہ ڈگری چاہے جیسی ہی کیوں نہ ہو صرف ایک دن میں حاصل کریں۔ جس شخص نے جھوٹی تعلیمی اسناد کا سہارا لے کر پارلیمنٹ میں داخلہ لیا ہو' ایسے شخص کا اتنے اہم منصب پر بٹھایا جانا کتنے افسوس اور شرم کی بات ہے۔

آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ کے دور میں پاکستان نے چھ فیصد اقتصادی ترقی حاصل کی اور بارہ ارب ڈالر کے زرمبادلہ کے ذخائر حکومتی خزانے میں موجود ہیں۔ یاد رہے کہ بھارت نے آٹھ فیصد اقتصادی ترقی کی شرح اور دو سو ارب کے زرمبادلہ کے ذخائر کا ہدف اپنی خود مختاری کا تحفظ کرتے ہوئے حاصل کر لیا ہے۔ پاکستان ان ایک سو پچپن ممالک میں سے آخری دس ممالک کی فہرست میں شامل ہے۔ جن کی تعلیمی کارکردگی بدترین ہے۔ ۶ برس ہونے کو ہیں کہ اس ملک کا اقتدار آپ کے قبضے میں ہے اور دنیا کی ایک ہزار چوٹی کی یونیورسٹیاں ہیں' جن میں پاکستان کی ایک بھی نہیں۔ آپ کے پاکستان میں ۵ لاکھ بچے جبری مشقت کا شکار ہیں۔

یہ اعتراف پاکستان کے ہائر ایجوکیشن کمیشن کے سربراہ اور سابق وفاقی وزیر ڈاکٹر عطاء الرحمٰن کا ہے۔ ملک بھر میں ۱۸۰ یونیورسٹیاں ایسی ہیں جنھیں کوئی قومی تعلیمی ادارہ تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ ان یونیورسٹیوں کی طرف سے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر لاکھوں کے اشتہار شائع کئے جاتے ہیں اور ان میں بھاری فیسوں کے عوض پڑھنے والے بچوں کا کوئی مستقبل نہیں۔ صحت، تعلیم، انصاف، خوراک کوئی بھی تو نعمت ایسی نہیں جو آپ کے پاکستان میں عوام کی پہنچ میں ہو۔

اکتوبر ۱۹۹۹ء سے اب تک آپ کے دورِ اقتدار میں مہنگائی میں ۲۰۰ سو فیصد اضافہ ہوا، تعلیمی اخراجات میں ۴۰۰ سو فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ روپے کی قوتِ خرید میں حقیقی کمی تقریباً ۲۰ فیصد ہے۔ ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں ۴۰ سے

۱۱۵فیصد تک اضافہ ہوا اور یہ اضافہ ہر پندرہ دن بعد مسلسل بڑھتا چلا جارہا ہے۔مرچ مسالوں،چاول،دالوں ،ڈیٹرجنٹ،جوتوں اور کپڑوں کی قیمتوں میں اضافہ ۸۰فیصد ریکارڈ کیا گیا ہے۔۱۹۹۹ء میں ضروریاتِ زندگی اگر ۶ ہزار روپے میں حاصل ہوتی تھیں۔اب اتنی ہی ضروریات حاصل کرنے میں تقریباً ۱۳ہزار روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔حکمرانوں کی عیش وعشرت،حج وعمرے قوم کو ۵ سے ۱۰ گنا زیادہ مہنگے پڑتے ہیں۔۱۹۹۹ء کی نسبت سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں جو نام نہاد اضافہ ہوا‘اس کا عملی اثر دس فیصد سے زیادہ نہیں۔ملک میں سب سے زیادہ ’’کسمپرسی‘‘ کی حالت چونکہ صدر،ججوں،آرمی چیف،گورنروں اور وزراء کی ہے‘اس لیے انہیں محدود مراعات کے علاوہ تنخواہوں میں ۱۱۰ سے ۱۴۰فیصد تک اضافے کی سہولت دی گئی۔۱۹۹۹ء میں وزیراعظم ہاؤس کا خرچہ ۱۶کروڑ روپے تھا جو کہ بہرحال زیادہ تھا لیکن اب موجودہ حکومت نے اس میں اضافہ کرکے ۸۷کروڑ کردیا ہے۔۱۲‘ارب ڈالر کے ذخائر سے لبالب بھرا خزانہ کہاں ہے اوراس کے فوائد عام آدمی تک کیسے پہنچ رہے ہیں۔اس کا اندازہ پڑھنے والوں کو ہوگیا ہوگا۔آپ کی ’’عوام دوستی‘‘ کا حال یہ ہے کہ ۳ماہ کے دوران پٹرول کی قیمت میں ۵:۰۵روپے لیٹر اضافہ کیا گیا ہے۔پٹرول اورڈیزل کی قیمتیں بڑھنے سے ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں ۲۵فیصد اضافہ صرف گزشتہ ۳ماہ میں ہوا۔

حکومت کو پٹرول تمام اخراجات سمیت ۲۰ سے ۲۵روپے کے درمیان پڑتا ہے جبکہ اس کی موجودہ قیمت ۵۳:۴۵روپے ہے۔پٹرول پراگر ڈویلپمنٹ ٹیکس ختم کردیا جائے تو عام آدمی کو یہ ۳۰روپے لیٹر میں دستیاب ہوسکتا ہے۔ ایڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ یہ بتارہی ہے کہ وفاقی وزارتوں اور ڈویژنوں میں سال ۲۰۰۲ء اور ۲۰۰۳ء کے حسابات کے دوران ۳۰‘ارب روپے کی مالی بے قاعدگیوں کا پتہ چلا ہے۔پوری دنیا میں ضروریاتِ زندگی کو حکومت کنٹرول رکھتی ہے تاکہ اس کی قیمت عام آدمی کا بجٹ خراب نہ کرسکے اور سامانِ تعیش پر قیمتیں بڑھائی جاتی ہیں مگر یہاں اس کے برعکس اقدامات کیئے جاتے ہیں۔

جنابِ صدر!’’انتہاپسندوں‘‘ کے ساتھ ساتھ قومی ڈکیتوں،سماجی ڈاکوؤں کو طاقت سے کچل دیجیے۔اِن سے قوم کی جان چھڑوادیجیے لیکن......

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

☆......☆......☆